

سپریم کورٹ ریوٹس۔ [2003]۔ ایس۔ یو۔ پی۔ پی۔ 2۔ ایس۔ سی۔ آر

اسٹیٹ بینک آف انڈیا

بنام

ایل۔ کنایہ اور دیگران

19 اگست 2003

[ایس۔ راجیندر بابا اور پی وینکٹا رام ریڈی، جسٹسز]

اسٹیٹ بینک آف انڈیا ایکٹ، 1955۔ اسٹیٹ بینک آف انڈیا ایمپلائز پنشن فنڈ قواعد۔ قواعد 7 اور 8:

فوج میں سپاہی سیکورٹی گارڈ کے طور پر ایس بی آئی میں شامل ہونا۔ پنشن یافتہ سابق فوجی اہلکاروں کو پنشن کے فوائد 351.1.1965 W. E. F سال کی عمر کی حد کی پابندی کے تابع، اس تاریخ کو جسے بعد میں بڑھا کر 38 سال کر دیا گیا تھا۔ فائدہ سے انکار کیونکہ وہ تاریخ منسوخ پر عمر کی حد سے تجاوز کر گئے تھے۔ عرضی درخواست۔ عدالت عالیہ کے واحد جج کی طرف سے برخاستگی۔ حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے ڈویژن بینچ۔ اپیل پر، منعقد: جب فائدہ بڑھایا جاتا ہے، تو کچھ حاضر سروس ملازمین کو فائدہ سے انکار معقول اور قابل فہم معیار پر مبنی ہونا چاہیے۔ جب کوئی نیا فائدہ دیا جاتا ہے تو تاریخ منسوخ طے کی جاسکتی ہے لیکن ایسی تاریخ طے کرنے میں کوئی من مانی یا غیر معقولیت نہیں ہو سکتی ہے۔ حقائق پر، بینک سروس میں ملازمین کی پہلے تصدیق کے باوجود تاریخ منسوخ طے کرنے کی کوئی معقول یا قابل فہم بنیاد نہیں ہے۔ اس طرح عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ کے حکم کو برقرار رکھا گیا۔

فوج میں سپاہیوں نے ایس بی آئی میں سیکورٹی گارڈ کے طور پر شمولیت اختیار کی۔ پنشنری فوائد۔ اس بنیاد پر انکار کہ بینک میں 20 سال سے کم کی کل خدمات انجام دی گئیں۔ درخواست کہ فوج میں دی جانے والی خدمات کو پنشن کے مقصد سے بینک میں خدمات کے ساتھ جوڑا جائے۔ اپیل پر کہا گیا: سرکلر بینک کی انتظامیہ کو پنشن کے مقصد سے بینک میں دی جانے والی خدمات میں فوجی خدمات شامل کرنے کا پابند نہیں کرتا ہے۔ اس طرح درخواست ناقابل قبول ہے۔

فوج میں سپاہیوں نے پہلے امپیریل بینک آف بھارت میں شمولیت اختیار کی اور پھر ایس بی آئی میں ضم ہو گئے۔ پنشن یافتہ سپاہیوں کو امپیریل بینک آف بھارت پنشن اینڈ گارنٹی فنڈ قواعد سے خارج کر دیا گیا اس طرح ایس بی آئی پنشن فنڈ کا رکن۔ پنشنری فوائد کے لیے درخواست۔ عدالت عالیہ کی طرف سے انکار۔ اپیل پر قرار دیا گیا: صرف اس وجہ سے کہ وہ ایس بی آئی کے اصل ملازمین نہیں تھے کیونکہ انہوں نے انضمام سے پہلے امپیریل بینک آف انڈیا کی خدمت میں شمولیت اختیار کی تھی، انہیں پنشن کے فائدے سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

جواب دہندگان 2، 4 اور 5 نے فوج میں سپاہیوں کے طور پر خدمات انجام دیں اور سیکیورٹی گارڈز کے طور پر اسٹیٹ بینک آف انڈیا کی خدمت میں شمولیت اختیار کی۔ وہ 22 سے 24 سال کی خدمت انجام دینے کے بعد ملازمت سبکدوش ہوئے اور پنشن کا فائدہ اٹھایا۔ انہیں اس سے انکار کر دیا گیا کیونکہ 1.1.965 پر وہ 35 سال کی عمر کی حد سے تجاوز کر گئے جسے بعد میں بڑھا کر 38 سال کر دیا گیا۔ جواب دہندگان نے ایک عرضی درخواست دائر کی۔ عدالت عالیہ کے واحد جج نے عرضی درخواست کو مسترد کر دیا۔ ڈویژن بنچ نے واحد جج کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا اور مذکورہ مدعا علیہان اور کچھ دیگر ان افراد کو راحت دینے والی اپیل کی اجازت دے دی۔

2000 کے سی اے نمبر 3432 میں چار اپیل گزاروں میں سے دو کو اس بنیاد پر راحت دینے سے انکار کر دیا گیا کہ ایس بی آئی میں ان کی کل خدمت 20 سال سے کم تھی۔ دیگر دو عرضی درخواست گزاروں نے امپیریل بینک آف انڈیا کی خدمت میں شمولیت اختیار کی۔ ایس بی آئی کے قیام پر، انہیں سابقہ امپیریل بینک آف انڈیا کے دیگر عملے کے ساتھ ایس بی آئی کی خدمت میں 1.7.1955 سے ضم کر لیا گیا۔ اس تاریخ سے حساب کرتے ہوئے انہوں نے 60 سال کی عمر میں سبکدوش ہونے تک 24 سال کی خدمت انجام دی۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ وہ پنشن کے حقدار نہیں ہیں کیونکہ وہ اصل میں ایس بی آئی کے ملازمین نہیں تھے۔ لہذا موجودہ اپیل اور کر اس اپیل۔

مرکزی اپیل کو مسترد کرتے ہوئے اور جزوی طور پر کر اس اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے۔

منعقد: 1.1. پنشن یافتہ سابق فوجی اہلکاروں کو اس تاریخ کو 35 سال کی عمر کی حد (جسے بعد میں بڑھا کر 38 سال کر دیا گیا) کی پابندی کے تحت 1.1.1965 سے پنشن کے فوائد میں داخل کیا گیا تھا۔ چونکہ جواب دہندگان کی تصدیق کی تاریخ 1.1.1965 سے بہت پہلے تھی، اس لیے پنشن فنڈ میں داخلے کی اہم تاریخ

1.1.1965 ہوگی۔ اس تاریخ کو بینک کے تصدیق شدہ ملازم کی عمر 35 سال سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے جو کہ پنشن فنڈ کے قواعد کے ساتھ پڑھے گئے 8.4.1974 کے اسٹاف سرکلر کا مشترکہ اثر تھا۔ پنشن فنڈ میں شامل کرنے کے مقصد سے زیادہ سے زیادہ عمر کی حد 35 یا 38 مقرر کرنے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ملازم پنشن فنڈ رولز کے رول 22 کے مطابق کم از کم 20 سال کی خدمت انجام دے سکے گا۔ تاہم، بینک سروس میں ان کی پہلے کی تصدیق کے باوجود، تاریخ منسوخ کو 1.1.1965 کے طور پر طے کرنے کی کوئی معقول یا قابل فہم بنیاد نظر نہیں آتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ سابق فوجیوں کو ایک نیا فائدہ دیا گیا ہے اور اس لیے اس نئے فائدے میں توسیع کے لیے ایک تاریخ منسوخ طے کی جاسکتی ہے لیکن اس طرح کی تاریخ طے کرنے میں کوئی من مانی یا غیر معقولیت نہیں ہو سکتی۔ [740-سی-ایف]

ڈی ایس نکارا اور دیگران بنام یونین آف انڈیا، اے آئی آر [1983] ایس سی 130، کا حوالہ دیا گیا۔

1.2۔ کم از کم کو الیفانگ سروس ضروری غور ہونے کی وجہ سے، یہاں تک کہ بینک کے مطابق، اس بات کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ جواب دہندگان جیسے سابق فوجی، جنہوں نے اپنی تصدیق کی تاریخ سے بیس سال سے زائد کی خدمت کی تھی، یہاں تک کہ سبکدوشی کی عمر 58 بھی لے لی تھی، کو خارج کر دیا جائے۔ مزید یہ کہ بینک نے مذکورہ تاریخ کو منتخب کرنے کی کوئی وجہ نہیں بتائی ہے۔ جب پنشن حاصل کرنے والے سابق فوجیوں کو پنشن کے فوائد فراہم کرنے کا فیصلہ کیا جائے تو کچھ حاضر سروس ملازمین کو فوائد سے انکار معقول اور قابل فہم معیار پر مبنی ہونا چاہیے۔ اصل میں، یہ عدالت عالیہ کا نظریہ ہے اور اس سے اختلاف کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ [A-741؛ H-G-740]

2.1۔ کہ اس اپیل میں، عدالت عالیہ کے سامنے ناکام ہونے والے دورٹ درخواست گزاروں نے حکومت بھارت، وزارت خزانہ (بینکنگ ڈویژن) کی طرف سے جاری کردہ سرکلر پر بھروسہ کرتے ہوئے ایس ایل پی میں پہلی بار پیش کیا کہ فوج میں ان کی خدمات کو پنشن کے مقصد سے بینک میں ان کی خدمات کے ساتھ جوڑا جانا چاہیے۔ سرکلر میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو بینکوں کی انتظامیہ کو پنشن کے مقصد سے بینک میں دی جانے والی خدمت میں فوجی خدمات کو شامل کرنے کا پابند کرتا ہو۔ اس طرح کا فائدہ صرف قرضوں کی منظوری اور محدود طریقے سے ترقی کے مقصد کے لیے دینے کی ہدایت کی گئی تھی۔ اس لیے پیشکش قبول نہیں کی جاسکتی۔ [741-بی-ڈی]

2.2۔ بینک کے پرسنل منیجر نے خاص طور پر کہا کہ پنشن یافتہ سپاہیوں کو امپیریل بینک آف انڈیا پنشن اینڈ

گارنٹی فنڈ قواعد سے خارج کر دیا گیا ہے۔ لہذا، ایس بی آئی ایمپلائز پنشن فنڈ قواعد کے قاعدہ 8(a) کے تحت پابندی کر اس اپیل میں اپیل گزاروں پر لاگو نہیں ہوتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو، جب سابق فوجیوں کو سرکلر ڈیٹ آئی ڈی 1 کی وجہ سے خارج زمرے سے باہر کر دیا گیا تھا اور وہ ایس بی آئی ایمپلائز پروویڈنٹ اینڈ پنشن فنڈ کے فوائد میں داخل ہونے کے اہل ہو گئے تھے، تو یہ انصاف کا مذاق ہوگا اگر اپیل گزاروں کو پنشن سے صرف اس وجہ سے انکار کیا جائے کہ وہ اصل میں امپیریل بینک آف انڈیا کے ذریعہ ملازم تھے۔ انہیں ایسی صورتحال میں نہیں دھکیلنا چاہیے جس میں وہ امپیریل بینک پنشن فنڈ یا ایس بی آئی پنشن فنڈ کے تحت فوائد حاصل کرنے سے معذور ہو جائیں۔ درحقیقت اسٹیٹ بینک نے عدالت عالیہ میں کچھ نہیں بتایا کہ انہیں ایس بی آئی میں پنشن کے فائدے سے کیوں انکار کیا جانا چاہیے۔ [A-742؛ H-F-741]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 2000 کی دیوانی اپیل نمبر 3431۔

1991 کے ڈبلیو اے نمبر 916 میں مدراس عدالت عالیہ کے 4.2.98 کے فیصلے اور حکم سے۔

کے ساتھ

2000 کاسی۔ اے نمبر 3432

اپیل کنندہ کے لیے آرموہن، وی جی پرگسم۔

جواب دہندگان کے لیے انوراگ دو بے اور ایس آر سیٹیا۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا۔

پی۔ وینکٹا رمارڈی، جسٹس۔ دیوانی اپیل نمبر 3431/2000 میں جواب دہندگان نے فوج میں بطور سپاہی خدمات انجام دیں اور اسٹیٹ بینک آف انڈیا (جسے بعد میں 'بینک' کہا جائے گا) سیکورٹی گارڈز کے طور پر شامل ہوئے۔ دوسرا جواب دہندہ (عباس) جواب نہیں رہا اور جس کے قانونی نمائندے ریکارڈ پر ہیں، کو بینک نے

22.8.1962 کو مقرر کیا تھا۔ چوتھا جواب دہندہ (ماریہ مٹھو) 8.9.1957 کو مقرر کیا گیا تھا اور 5 ویں مدعا علیہ (راجو) کی تقرری 1.9.1955 کو ہوئی تھی اور ان کی عمر 33 سال تھی۔ بالترتیب دوسرے جواب دہندہ نے 22 سال، چوتھے جواب دہندہ نے 24 سال ملازمت اور 5 ویں جواب دہندہ نے بینک میں 22 سال سروس کی، جب تک وہ 60 سال کی عمر میں ریٹائر ہوئے تھے۔ دوسرے دو جواب دہندگان (جواب دہندہ نمبر 1 اور 3) سے رجوع کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ پہلے جواب دہندہ کو پہلے ہی درخواست کے دوران ریلیف مل چکا ہے اور تیسرے جواب دہندہ کو ریلیف مل چکا ہے۔ ہائی کورٹ انہیں غیر ضروری طور پر جواب دہندگان کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ اگرچہ 14 S.L.P جواب دہندگان کے خلاف دائر کیا گیا تھا جو عرضی درخواستیں تھے، پانچ کو چھوڑ کر باقی تمام کو جواب دہندگان کی صف سے حذف کر دیا گیا تھا۔ اس لیے یہ اپیل صرف تین جواب دہندگان کے خلاف موثر ہے۔

آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت 1986 میں مدراس عدالت عالیہ میں ایک عرضی درخواست دائر کی گئی تھی جس میں بینک کو انہیں پنشن فنڈ کے فائدے میں داخل کرنے اور پنشن ادا کرنے کی ہدایت طلب کی گئی تھی۔ انہیں اس بنیاد پر پنشن دینے سے انکار کر دیا گیا کہ وہ 1.1.1965 پر 35 سال کی عمر کی حد سے تجاوز کر گئے ہیں۔ یہاں یہ کہا جاسکتا ہے کہ عمر کی حد کو بعد میں بڑھا کر 38 سال کر دیا گیا اور اسی طرح کچھ اصل رٹ درخواست گزاروں کو راحت ملی۔ عدالت عالیہ کے سامنے 35 سال کی عمر کی حد کے نسخ ادویات کے ساتھ ساتھ 1.1.1965 کی تاریخ منسوخ پر بھی سوال اٹھایا گیا۔ عدالت عالیہ کے واحد جج نے عرضی درخواست کو مسترد کر دیا۔ اس کی وجہ سے متاثرہ ملازمین کی طرف سے رٹ اپیل دائر کی گئی۔ ڈویژن بنچ نے 4.2.1998 کے متنازعہ فیصلے کے ذریعے فاضل واحد جج کے حکم کو کالعدم قرار دیا اور جزوی طور پر اپیل کی اجازت دی۔ عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ نے بینک کو ہدایت دی کہ وہ ایپیلٹ نمبر 3، 10، 11 اور 13 کو اپریل 1983 سے پنشن فنڈ میں داخل کرے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس اپیل میں مدعا علیہاں 2، 4، 5 کے علاوہ ایک زائد شخص (جس کا نام آفس رپورٹ کی عدم تعمیل کے پیش نظر ایس ایل پی سے حذف کر دیا گیا ہے) کو عدالت عالیہ سے راحت ملی ہے۔ لہذا بینک کی طرف سے یہ اپیل۔

2000 کی دیوانی اپیل نمبر 3432 چار افراد کی طرف سے دائر کر اس اپیل کی نوعیت کی ہے جو عرضی اپیل میں اپیل نمبر 4، 6، 12 اور 14 تھے، جن کو عدالت عالیہ نے راحت دینے سے انکار کر دیا تھا۔

اسٹیٹ بینک آف انڈیا ایمپلائز پنشن فنڈ 1 جولائی 1955 کو وجود میں آیا۔ اسٹیٹ بینک آف انڈیا ایکٹ (1955 کا ایکٹ 23) کے دفعہ 50 کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک آف بھارت ایمپلائز پنشن فنڈ رولز کے عنوان کے تحت پنشن فنڈ کے قیام اور دیکھ بھال کے لیے کچھ قواعد بنائے گئے تھے۔ اس معاملے کے لیے اصول 7 اور 8 متعلقہ ہیں۔ وہ اس طرح پڑھتے ہیں:

7- "قاعدہ 8 میں فراہم کردہ کے علاوہ، بینک کی خدمت میں ہر پورے وقت کا مستقل ملازم جو اپنی خدمت کی شرائط و ضوابط کے تحت پنشن کے فوائد کا حقدار ہے، اس فنڈ کا رکن بن جائے گا۔

(a) وہ تاریخ جس سے اس کی بینک کی خدمت میں تصدیق ہو جاتی ہے یا
(b) وہ تاریخ جس سے اسے اپنی ملازمت کی شرائط و ضوابط کے تحت فنڈ کا رکن بننے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

8- قاعدہ 25 میں فراہم کردہ کے علاوہ، کوئی بھی ملازم فنڈ کا رکن بننے کا اہل نہیں ہوگا۔

(a) اگر وہ امپیریل بینک آف انڈیا ایمپلائز پنشن اینڈ گارنٹی فنڈ کا رکن ہے یا وہ بھارت سے باہر کسی ملک میں مصروف ہے اور ایسے ملک میں ملازمت کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔
(b) اگر اس کی عمر 21 سال سے کم ہے۔
(c) اگر اس کی عمر 35 سال سے زیادہ ہے یا
(d) جس کی خدمت کو بینک نے خاص طور پر غیر پنشن کے قابل قرار دیا ہے۔

واضح رہے کہ قاعدہ 8 کی شق (b) کے تحت عمر کی حد کو کم کر کے 18 سال کر دیا گیا تھا اور شق (c) کے تحت عمر کی حد کو عرضی درخواست کے زیر التوا ہونے کے دوران کی گئی ترمیم کے ذریعے بڑھا کر 38 سال کر دیا گیا تھا۔ بینک نے سرکلر نمبر 68، مورخہ 28 مارچ، 1959 اور ایک اور عملے کا سرکلر نمبر 69 (تاریخ معلوم نہیں) جاری کیا جس میں ملازمین کے بعض مستثنیٰ زمروں کو پنشن فنڈ کے فوائد میں توسیع دی گئی۔ 25 روپے اور اس سے کم کی معمولی پنشن حاصل کرنے والوں کے علاوہ سابق فوجیوں کا تعلق خارج شدہ زمرے سے تھا۔ تاہم، اسٹاف سرکلر نمبر 18

مورخہ 8.4.1974 کے ذریعے، بینک انتظامیہ نے تمام کل وقتی مستقل ملازمین کو پروویڈنٹ اور پنشن فنڈز کے فوائد میں ان کے متعلقہ سروس قاعدہ اور فنڈز کے قواعد کے تحت داخل کرنے کا فیصلہ کیا۔ سرکلر کا پیرا 3 درج ذیل ہے:

"پنچتہ، اب تک 'خارج زمرے' کے تحت درجہ بند تمام سابق فوجیوں کو اسٹیٹ بینک آف انڈیا ایمپلائز پروویڈنٹ اینڈ پنشن فنڈ کے فوائد میں 1.1.1965 سے یا ان کی تصدیق کی تاریخ سے، جو بھی بعد میں ہو، ان کے ذریعے حاصل کردہ فوجی پنشن کی نوعیت اور مقدار سے قطع نظر داخل کیا جاسکتا ہے۔

سرکلر کے پیرا گراف 5 میں کہا گیا ہے کہ پنشن فنڈ میں داخلے کے لیے عمر کی حد (یعنی 35 سال سے زیادہ نہیں) جاری رہے گی۔ اس طرح پنشن یافتہ سابق فوجی اہلکاروں کو اس تاریخ کو 35 سال کی عمر کی حد (جسے بعد میں بڑھا کر 38 سال کر دیا گیا) کی پابندی کے تابع 1.1.1965 سے پنشن کے فوائد میں داخل کیا گیا۔ چونکہ جواب دہندگان کی تصدیق کی تاریخ 1.1.1965 سے بہت پہلے تھی، اس لیے پنشن فنڈ میں داخلے کی اہم تاریخ 1.1.1965 ہوگی۔ اس تاریخ کو بینک کے تصدیق شدہ ملازم کی عمر 35 سال سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ یہ اسٹاف سرکلر نمبر 18 مورخہ 8.4.1974 کا مشترکہ اثر ہے جسے اوپر مذکور پنشن فنڈ رولز کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ پنشن فنڈ میں شامل کرنے کے مقصد کے لیے، جیسا بھی معاملہ ہو، 35 یا 38 سال کی زیادہ سے زیادہ عمر کی حد مقرر کرنے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ملازم پنشن فنڈ قواعد کے قاعدہ 22 کے مطابق کم از کم 20 سال کی خدمت انجام دے سکے گا۔ تاہم، بینک سروس میں ان کی پہلے کی تصدیق کے باوجود، تاریخ منسوخ کو 1.1.1965 کے طور پر طے کرنے کی کوئی معقول یا قابل فہم بنیاد نظر نہیں آتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ سابق فوجیوں کو ایک نیا فائدہ دیا گیا ہے اور اس لیے ڈی ایس نکارا اور دیگر ان بنام یونین آف بھارت، اے آئی آر (1983) ایس سی 130 میں فیصلے کے تناسب کو مجروح کیے بغیر اس نئے فائدے میں توسیع کے لیے تاریخ منسوخ طے کی جاسکتی ہے؛ لیکن، ایسی تاریخ طے کرنے میں کوئی من مانی یا غیر معقولیت نہیں ہو سکتی۔ کم از کم کو الیفانگ سروس ضروری غور ہونے کی وجہ سے، یہاں تک کہ بینک کے مطابق، اس بات کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ جواب دہندگان جیسے سابق فوجی، جنہوں نے اپنی تصدیق کی تاریخ سے بیس سال سے زائد کی خدمت کی تھی، یہاں تک کہ سبکدوشی کی عمر 58 بھی لے لی تھی، کو خارج کر دیا جائے۔ مذکورہ تاریخ کے انتخاب کے لیے بینک کی طرف سے دائرہ جوابی حلف نامے میں کوئی وجہ سامنے نہیں آرہی ہے۔ جب پنشن حاصل کرنے والے سابق فوجیوں کو پنشن کے فوائد فراہم کرنے کا فیصلہ کیا جائے تو کچھ حاضر سروس ملازمین کو فوائد سے انکار معقول اور قابل فہم معیار پر مبنی ہونا چاہیے۔ اصل میں، یہ عدالت عالیہ کا نظریہ ہے اور ہمیں اس نظریہ سے اختلاف کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔

اس لیے دیوانی اپیل نمبر 3431/2000 کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

ہائی کورٹ میں ناکام ہونے والے چار عرضی درخواست گزار کی طرف سے دائر کی گئی اپیل پر، جہاں تک اپیل کنندگان 1 اور 2 (ہائی کورٹ میں درخواست گزار/ اپیل کنندگان 4 اور 6) کا تعلق ہے، انہیں ریلیف اس بنیاد پر مسترد کر دیا گیا کہ اسٹیٹ بینک آف انڈیا میں ان کی کل سروس 20 سال سے کم ہے جب وہ 60 سال کی عمر میں ریٹائر ہوئے تھے۔ کہ فوج میں ان کی خدمات کو پنشن کے مقصد کے لیے بینک میں ان کی خدمات کے ساتھ جوڑ دیا جائے۔ حکومت ہند، وزارت خزانہ (بینکنگ ڈویژن) کی طرف سے 28.1.1983 کو جاری کردہ سرکلر پر انحصار کیا گیا ہے۔ تاہم، سرکلر میں ایسا کچھ نہیں ہے جو بینکوں کے انتظامیہ کو پنشن کے مقصد کے لیے بینک میں پیش کی جانے والی سروس میں فوجی خدمات کو شامل کرنے کا پابند کرتا ہو۔ اس طرح کا فائدہ صرف قرضوں کی منظوری اور محدود طریقے سے پروموشن کے مقصد کے لیے دیا جائے۔ لہذا مذکورہ دونوں اپیل کنندگان کے اعتراض کا کوئی جواز نہیں۔

جہاں تک اپیل کنندگان 3 زائد 4 کا تعلق ہے (جواب نہیں ہیں زائد جن کے قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لایا گیا ہے)، وہ بالترتیب 8.3.1950 زائد 1.1.1955 پر امپیریل بینک آف انڈیا کی خدمت میں شامل ہوئے۔ اسٹیٹ بینک آف انڈیا کے قیام پر، انہیں سابقہ امپیریل بینک آف بھارت کے دیگر عملے کے ساتھ اسٹیٹ بینک آف انڈیا کی خدمت میں 1.7.1955 سے ضم کر لیا گیا۔ اس تاریخ کے حساب سے، انہوں نے 1980 میں 60 سال کی عمر میں سبکدوش ہونے تک 24 سال کی خدمت انجام دی۔ چوتھے اپیل کنندہ کی سکیورٹی گارڈ کے طور پر تصدیق اس کے اسٹیٹ بینک آف انڈیا میں منتقلی پر شامل ہونے کے بعد ہی ہوئی ہوگی کیونکہ اس نے بمشکل امپیریل بینک میں چھ ماہ کی خدمت کی تھی۔ عدالت عالیہ میں دائر جوابی حلف نامے میں، مدعی (بینک کے پرسنل منیجر) نے خاص طور پر کہا کہ پنشن یافتہ سپاہیوں کو امپیریل بینک آف انڈیا پنشن اینڈ گرانٹ فنڈ رولز سے خارج کر دیا گیا تھا۔ لہذا، مذکورہ بالا قواعد کے قاعدہ 8 (الف) کے تحت پابندی ان دونوں اپیل گزاروں پر لاگو نہیں ہوتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو، جب سابق فوجیوں کو سرکلر ڈیٹ آئی ڈی 1 کی وجہ سے خارج زمرے سے باہر کر دیا گیا تھا اور وہ ایس بی آئی ایمپلائز پروویڈنٹ اینڈ پنشن فنڈ کے فوائد میں داخل ہونے کے اہل ہو گئے تھے، تو یہ انصاف کا مذاق ہوگا اگر اپیل 3 اور 4 کو پنشن سے صرف اس وجہ سے انکار کر دیا جائے کہ وہ اصل میں امپیریل بینک آف انڈیا کے ذریعہ ملازم تھے۔ انہیں ایسی صورتحال میں نہیں دھکیلنا چاہیے جس میں وہ امپیریل بینک پنشن فنڈ یا ایس بی آئی پنشن فنڈ

کے تحت فوائد حاصل کرنے سے معذور ہو جائیں۔ درحقیقت، بینک کی طرف سے عدالت عالیہ میں دائر جوابی حلف نامے میں کچھ نہیں کہا گیا ہے کہ انہیں اسٹیٹ بینک آف انڈیا میں پنشن کے فائدے سے کیوں انکار کیا جانا چاہیے۔ عدالت عالیہ کا یہ مشاہدہ کہ وہ پنشن کے حقدار نہیں ہیں "کیونکہ وہ اصل میں اسٹیٹ بینک آف بھارت کے ملازمین نہیں تھے کیونکہ انہوں نے 1.7.1955 سے پہلے امپیریل بینک آف انڈیا کی خدمت میں شمولیت اختیار کی تھی" اس لیے برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔ عدالت عالیہ کو متعلقہ حقائق کا حوالہ دیے بغیر ان کی عرضی کو مسترد نہیں کرنا چاہیے تھا۔ لہذا ہم ہدایت دیتے ہیں کہ پنشن اور دیگر پنشن کے فوائد اپیل کنندگان 3 اور 4 کے قانونی نمائندوں کو اس تاریخ سے پنشن فنڈ کے اراکین کے طور پر مان کر تیزی سے ادا کیے جائیں گے جس تاریخ کو بینک کے دیگر ملازمین عام طور پر داخل ہوتے ہیں۔

اس طرح 2000 کی دیوانی اپیل نمبر 3432 کی جزوی طور پر اجازت ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

این۔جے

سی۔اے۔ نمبر 3431/2000 خارج کر دیا گیا۔

سی۔اے۔ نمبر 3432/2000 جزوی طور پر منظوری دی جاتی ہے۔

